بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔ دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 17 جون 2016ء کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ البقرہ آیت 187 کی تلاوت وترجمہ کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ہمیں رمضان اور دعاؤں کی قبولیت کے خاص تعلق کی طرف توجہ دلائی ہے۔ روزہ جیسے تقویٰ سیکھنے کا ذریعہ ہے ویسا ہی قربِ الٰہی حاصل کرنے کا بھی ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے قریب آتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے قرب کو محسوس کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں۔ دعاؤں کی قبولیت کے لئے ان شرائط پر عمل کرنا ہوگا کہ خدا تعالیٰ کی بات سنو، اس کے احکامات پر عمل کرو اور اس کی تمام طاقتوں پر کامل یقین اور ایمان رکھو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ لوگ ایسی حالت تقویٰ پیدا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کی آواز کو سنے اور پھر اس بات پر ایمان ہو کہ خدا موجود ہے اور تمام طاقتیں اور قدرتیں رکھتا ہے۔ فرمایا کہ دعاؤں کی قبولیت کی شرائط، اس کے حصول اور اس کے فلسفہ وغیرہ پر حضرت مسیح موعود الیہ السلام نے بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دعاؤں کی قبولیت کے اصول کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قبول دعا میں ہماری خواہش کے تابع نہیں ہوتا۔ جس طرح ماں اپنے بچے کو آگ کا انگارہ ہاتھ میں پکڑنے نہیں دیتی مبادا اس کا ہاتھ جل جائے۔ اسی طرح جب دعا میں کوئی جزو مضر ہوتا ہے تو وہ دعا ہرگز قبول نہیں ہوتی۔ فرمایا کہ یہ سچا اور یقینی امر ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے اور ان کو قبولیت کا شرف بخشتا ہے مگر ہر رطب ویابس کو نہیں کیونکہ جوش نفس کی وجہ سے انسان انجام کو نہیں دیکھتا لیکن اللہ تعالیٰ اس کے حقیقی انجام سے باخبر ہے۔ ایسی دعائیں جن میں انسان حوادث اور صدمات سے محفوظ رہتا ہے اللہ تعالیٰ قبول کرلیتا ہے۔ مگر مضر دعاؤں کو بصورت رد قبول فرمالیتا ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ سچی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے اس لئے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کی فلاسفی کو ایک جگہ اس طرح بیان فرمایا کہ ایک بچہ بھوک سے بیتاب اور بیقرار ہو کر دودھ کے لئے چلاتا اور چیختا ہے تو ماں کے پستان میں دودھ جوش مار کر آجاتا ہے حالانکہ بچہ تو دعا کا نام بھی نہیں جانتا لیکن کیا سبب ہے کہ اس کی چیخیں دودھ کو جذب کر لیتی ہیں۔ فرمایا کہ جیسے بچے کی چیخوں کو دودھ کے جذب اور کشش کے ساتھ ایک تعلق ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری چلاہٹ ایسی ہی اضطراری ہو تو وہ اس کے فضل اور رحمت کو جوش دلاتی اور اس کو کھینچ لاتی ہے۔ رحمانیت کا تقاضا یہی ہے کہ وہ ہم میں رحیمیت سے فیض اٹھانے کی سکت پیدا کرے اور جو ایسا نہیں کرتا وہ کافرِ نعمت ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ قبولیت دعا کے ہر زمانہ میں زندہ نمونے ہیں اسی طرح صراط مستقیم پر چلنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو قویٰ دیے ہیں ان کو کام میں لاؤ۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کے حضور پاک دل لے کر آجاؤ اور اس کے مناسب حال اپنے آپ کو بناؤ اور سچی تبدیلی اپنے اندر کر کے دکھاؤ۔ خدا تعالیٰ کے دیکھنے کیلئے محبت کی آنکھ پیدا کرو۔ اگر سچی محبت ہوگی تو وہ بہت دعائیں سنتا اور تائیدات کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی محبت انسان کی سفلی زندگی کو جلا کر ایک پاک انسان بنا دیتی ہے۔ جہاں تک انسان کے اندر طاقت ہے وہ خدا کی رضامندی کی راہیں اختیار کرے اور پھر دعا کرے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دعا کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنی کمزوریوں پر غور کرے اور پھر جب زور سے پکارے گا تو پھر اس کی روح چلائے گی یا رب یا رب کہہ کر پکارے گی تو پھر معلوم ہوگا۔ فرمایا کہ پہلی سورۃ میں دعا کی تعلیم دی ہے۔ اس سورۃ میں جو سب سے بڑی دعائیں کی گئی ہیں وہ دین کی دعائیں ہیں۔ سب سے مقدم دعا ہم کو اپنے دین کی مضبوطی کیلئے کرنی چاہئے۔ نماز کی اصل غرض دعا ہی ہے۔ جب انسان خدا کے دروازہ پر گر پڑتا ہے اور حاجات کو مانگتا ہے تو پھر اس پر رحم کیا جاتا ہے۔ خدا کے فضل وکرم کا دودھ بھی ایک گریہ کو چاہتا ہے۔ پس رمضان میں جبکہ مسجدوں میں نماز باجماعت ادا کرنے کی طرف توجہ ہو تو نوافل کے ادا کرنے کی طرف بھی توجہ کریں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود الیہ السلام کی ایک دعا پیش فرمائی جس میں آپ یہ عرض کرتے ہیں کہ اے رب العالمین تیرے احسانوں کا میں شکر نہیں کر سکتا تو نہایت ہی رحیم وکریم ہے میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں اور میری پردہ پوشی فرما اور رحم فرما اور دنیا اور آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل وکرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آخر پر مکرم راجہ غالب احمد صاحب لاہور اور مکرم ملک محمد احمد صاحب جرمنی واقف زندگی کی وفات پر مرحوم کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

نوٹ: براہ کرم احباب جماعت کو تلقین کریں کہ اس رمضان میں ہر کوئی کم از کم ایک مرتبہ قرآن کریم کا دور مکمل کرے۔ والدین خود بھی اس طرف توجہ دیں اور بچوں کو بھی تلقین کریں نیز اپنے چندہ جات اور وعدہ جات کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلائیں۔ جزاکم اللہ

(شعبہ تربیت جماعت احمدیہ جرمنی)